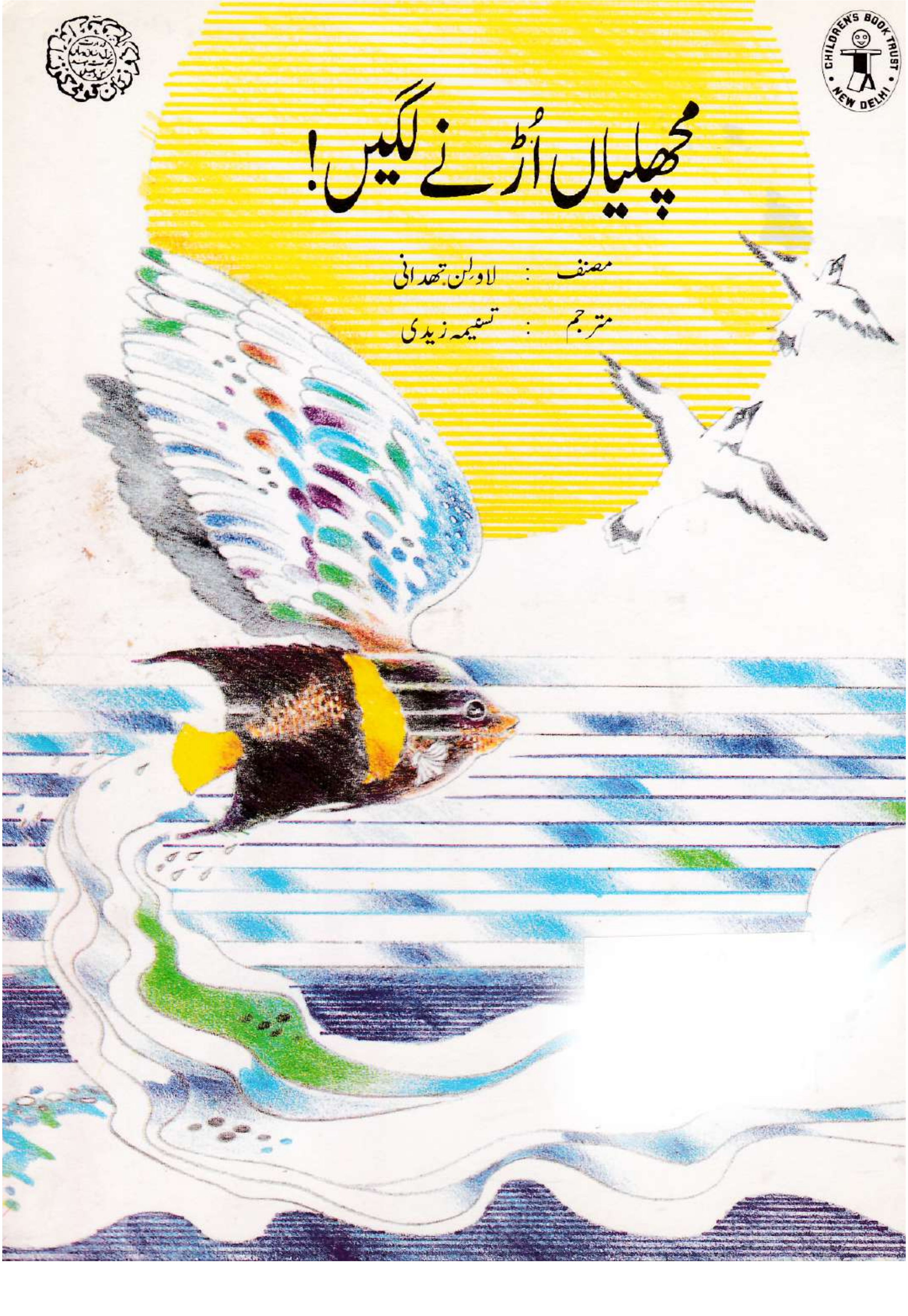
مچھلیاں اُڑنے لگیں!

مصنف : لاوِلن تھدانی

مترجم : تسنیمہ زیدی



مچھلیاں اُڑنے لگیں!

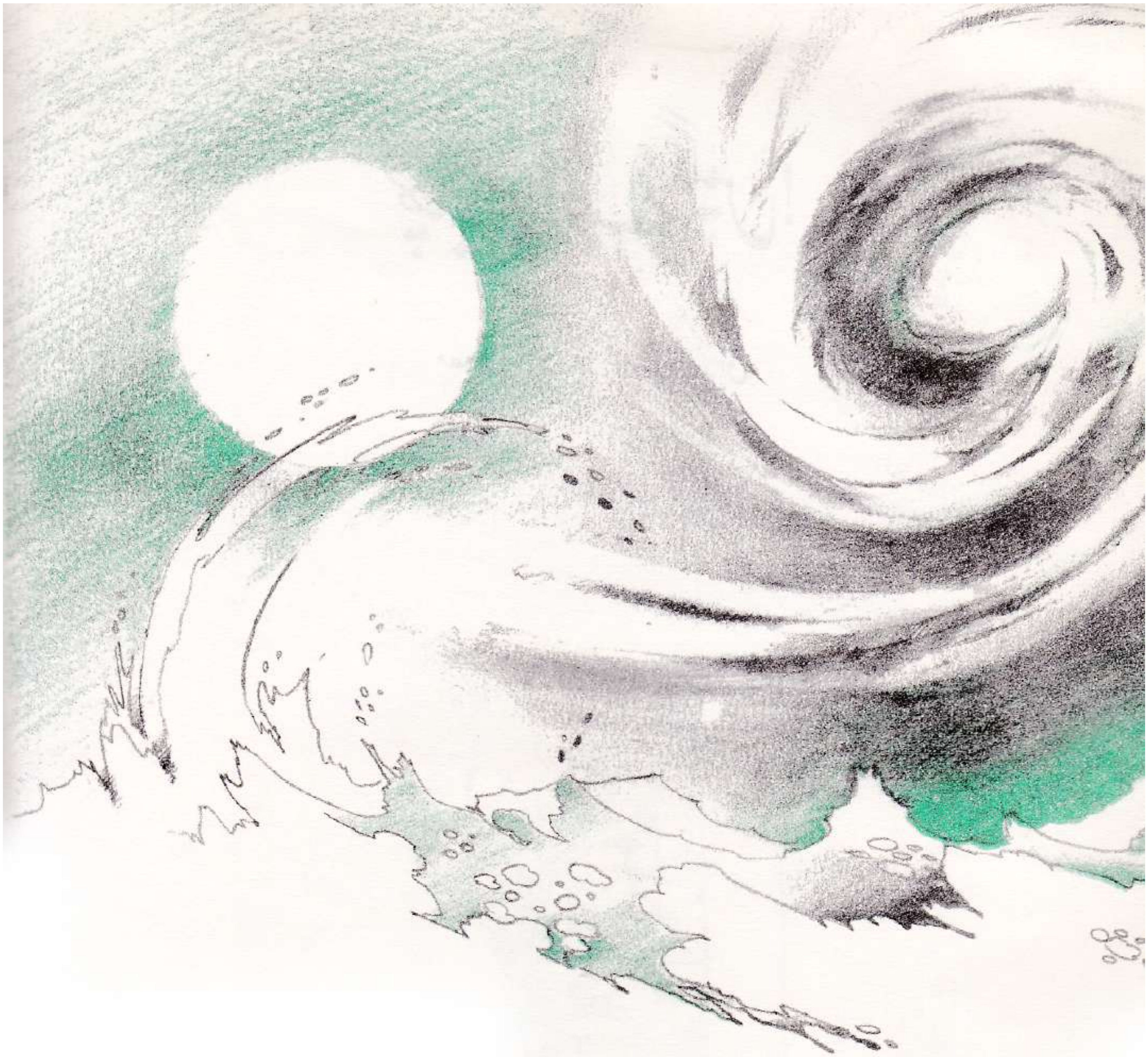
مصنف : لاورِن تھدانی

مصور : سُبیر رائے

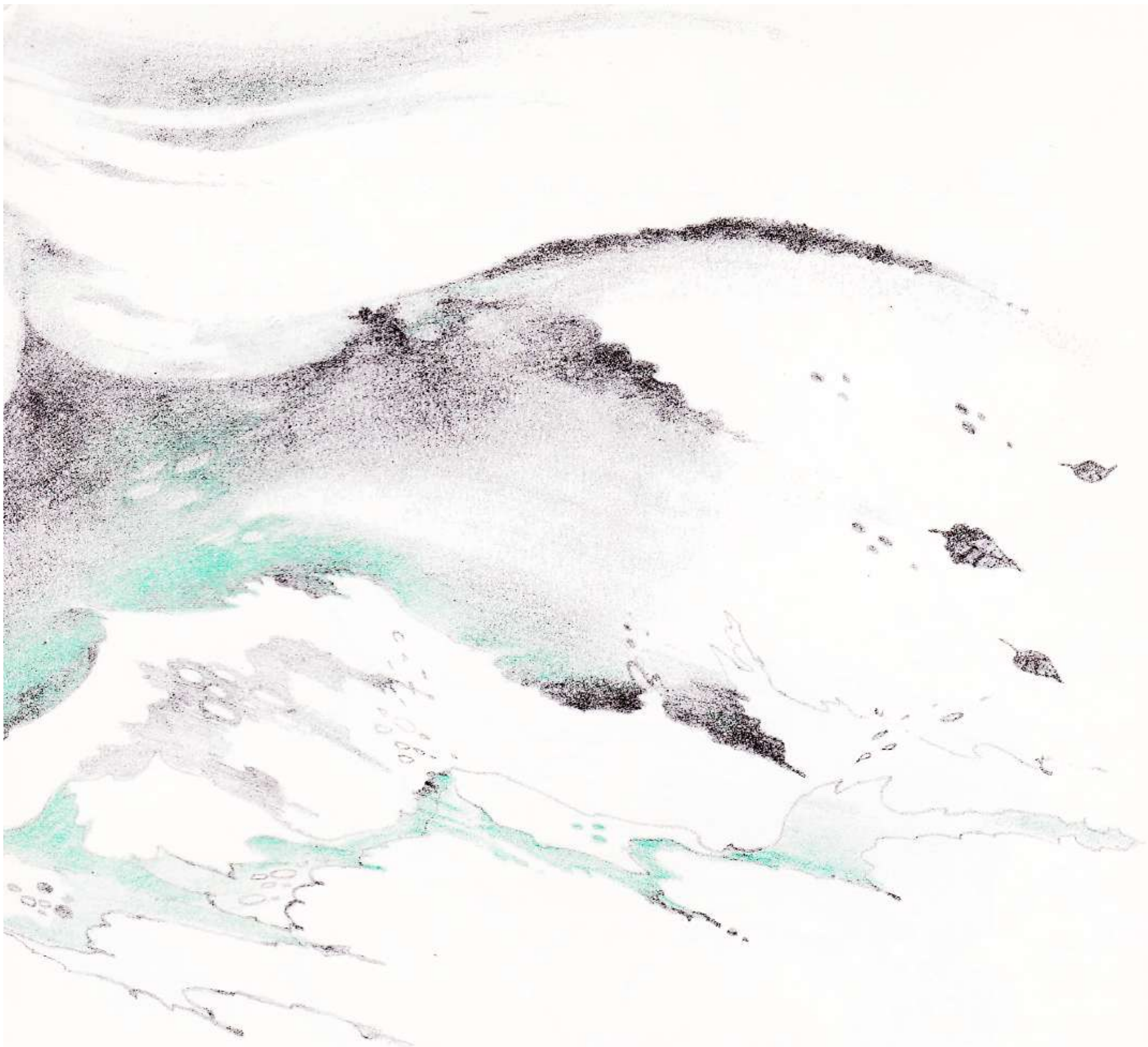
مترجم : تسنیمہ زیدی



چلڈرن بک ٹرسٹ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان بچوں کا ادبی ٹرسٹ



ہوا کے چیختے چنگھاڑتے جھونکے آسمان کا سینہ چیرے ڈال رہے تھے۔ ستاروں نے سہم کر اپنے چہرے چھپالیے۔ چاند بے چارہ، سب سے بے خبر۔ ہوا کے جھکڑ جب اس کے خوبصورت جسم سے ٹکراتے تو وہ حیرت سے اِدھر اُدھر تکنے لگتا۔ بگولوں کے یہ تابڑ توڑ حملے اسے دکھی کیے دے رہے تھے۔ اس کے دودھ جیسے آنسوؤں نے اس کے چہرے کی دمک کو ماند کر دیا۔ ہر طرف اندھیرا چھانے لگا۔

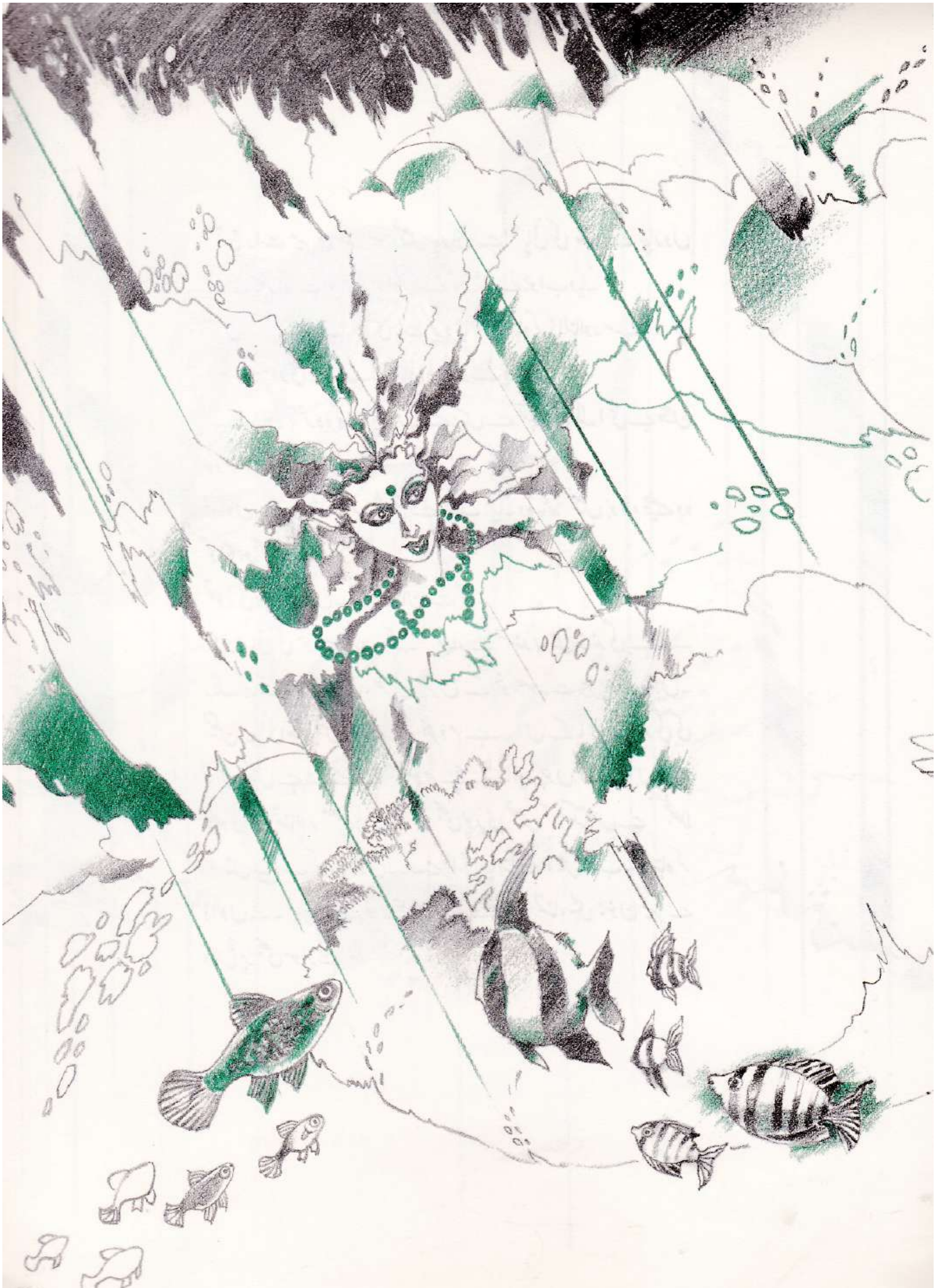


یہاں تک کہ خوبصورتی اور بدصورتی سب ایک ہوگئے۔ ہواؤں کی سائیں سائیں اور سیٹیاں ــــ
بادل بھی ہوا کے تھپیڑوں سے ٹوٹ ٹوٹ کر پورے آسمان میں دھجیوں کی طرح بکھر گئے۔
سمندر کا پانی تڑپ کر اچھلنے لگا۔ جیسے بڑی بڑی دیو جیسی لہروں نے بغاوت کر دی ہو۔۔۔ اور ان سے ڈر کر سہمی ہوئی چھوٹی لہروں نے سمندر کے سینے میں اپنی منہ چھپالیا۔

گھبرا کر پانی کی ملکہ ساحل پر ابھری۔۔ اوپر اور اوپر۔۔ یہاں تک کہ اس کا رعب اور شان و شوکت ساری دنیا پر چھا گئے۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے......؟" اس نے شاہانہ رعب اور غصے کے ساتھ پوچھا۔ "ہوا کے اس طوفان نے ہر چیز پر کیوں اتنی بے دردی سے حملہ بولا ہے؟"





''آج رات میری ملکہ سو نہیں پا رہی ہے!'' پانی کی ملکہ کے چاروں طرف چکر لگاتے ہوئے ہواؤں کے بادشاہ نے جواب دیا۔

''بس کیا صرف اتنی سی بات پر دنیا بھر کو تباہ کر ڈالنا اور سب کو دکھی کر دینا ضروری ہے۔۔۔!؟'' پانی کی ملکہ نے پوچھا۔

''۔۔۔اور آخر وہ کون سی بات ہے جس سے تمہاری ملکہ اتنی بے چین اور اداس ہے؟''

ہواؤں کے بادشاہ کا سر شرم سے جھک گیا۔ وہ کچھ نہیں بولا، جیسے وہ گونگا ہو گیا ہو۔

تھوڑی دیر بعد اس نے دبی زبان سے کہا:

''اے پانی کی خوبصورت ملکہ۔! تمہارے سمندر میں زندگی ہے۔۔۔ رنگ برنگ کی مچھلیاں، طرح طرح کے خوبصورت پیڑ پودے ہیں۔ لیکن میری ملکہ اس نعمت سے محروم ہے۔۔ اس کے پاس نہ زندگی کی چہل پہل ہے نہ ننھے منے معصوم بچے۔۔۔! اور چوں کہ میں اس کی یہ چھوٹی سی تمنا اور معمولی سی خوشی بھی پوری نہیں کر سکتا اس لیے جھنجھلا کر میں یہ سب کر رہا ہوں۔۔۔ میرا جی چاہتا ہے، میں سب کچھ تباہ کر ڈالوں۔۔۔ میری ملکہ کو بچے چاہئیں۔۔۔ یہی تمنا، یہی جنون میرے دماغ پر بھی سوار ہے......''



"میں تمہارا درد سمجھ سکتی ہوں۔ پھر بھی تمہیں اپنی ذمہ داری تو نہیں بھولنی چاہیے۔ یاد رکھو، ان معصوموں کو اپنی پریشانی اور بے چینی کا شکار بنانے کا تمہیں ذرا بھی حق نہیں ہے۔ دیکھو۔ آنکھیں کھول کر دیکھو! میری ننھی منّی لہریں کتنی سہمی ہوئی ہیں۔" یہ کہہ کر پانی کی ملکہ غصے میں کانپتی ایک دم گہرے صاف شفاف سمندر میں غائب ہو گئی۔





اگلی رات ڈرے سہمے چاند ستاروں نے بادلوں کی اوٹ سے جھانک کر دیکھا۔ 'نہ جانے ہواؤں کا بادشاہ آج کیا کرے گا۔!

ہواؤں کا بادشاہ کھویا کھویا اُداس سا باہر نکلا۔ کچھ دیر یوں ہی ادھر اُدھر چکر لگاتا رہا۔ بے کار، بے مقصد۔ آخر سمندر کے کنارے پر آکر خاموش بیٹھ گیا۔

اُس کے دل کا درد آنکھوں کے راستے اُمنڈ پڑا۔ اور پھر جب اُس کے آنسوؤں کے گرم گرم قطروں نے سمندر کے پانی کو چھوا تو سمندر کی لہریں سر سے پیر تک کانپ گئیں۔

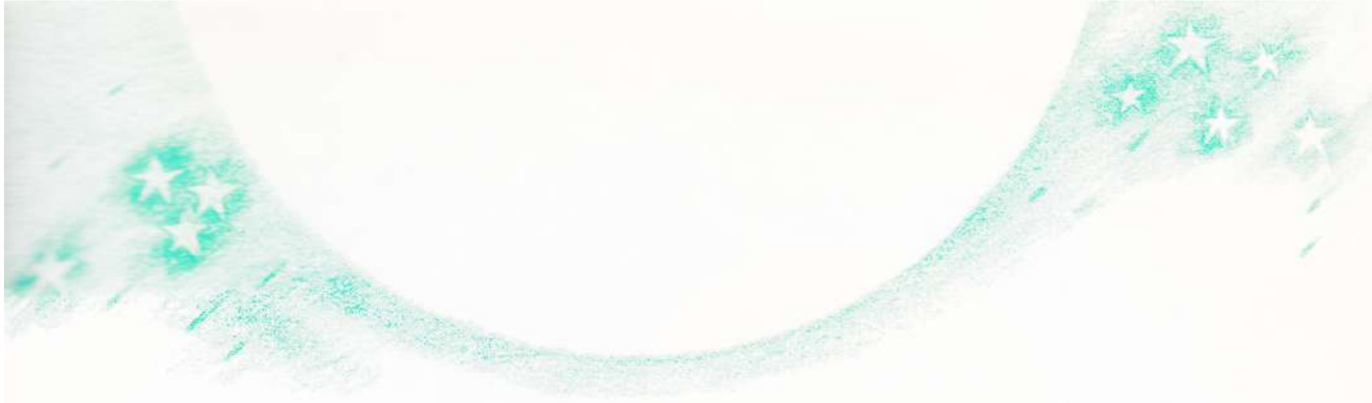
پانی کی ملکہ ایک بار پھر ساحل کے پاس ابھری۔ اُس نے دیکھا۔ بادشاہ بے بس، لاچار اور اداس بیٹھا ہے۔ اُسے اس حال میں دیکھ کر اس کا دل پسیج گیا۔ وہ سمندر کے نیلے نیلے پانی میں واپس لوٹ گئی۔

سمندر کی کچھ چھوٹی چھوٹی سب سے خوبصورت مچھلیوں کو چنا اور انھیں اپنے ساتھ لے کر ساحل پر اُبھر آئی۔

”لو۔ ہواؤں کے بادشاہ! یہ میری ننھی منی مچھلیاں ہیں۔ انھیں لے جاؤ۔ ان کی دیکھ بھال اور پرورش اچھی طرح کرنا۔ اور ہاں۔! انھیں پانی بغیر جینا سکھانا! ہاں۔ میں جانتی ہوں یہ کام بہت مشکل ہے۔ تم اپنے بادلوں سے کہنا کہ وہ تمہاری دنیا کی ہواؤں میں اتنی نمی اور نرمی بھر دیں کہ ان ننھی ننھی جانوں کو پانی کی کمی محسوس نہ ہو، اور دھیرے دھیرے انھیں پانی بغیر جینا آ جائے۔







بادشاہ کو یقین تو نہیں آ رہا تھا، پھر بھی اُس نے بڑی احتیاط سے اُن خوبصورت مچھلیوں
کو سنبھالا۔ جھک کر ملکہ کا شکریہ ادا کیا۔
اور خوشی اور جوش کے ساتھ تیزی سے واپس لوٹ گیا۔
ان معصوم سی خوبصورت جانوں کو دیکھ کر ہواؤں کی ملکہ کی خوشی کا ٹھکانا نہ رہا۔
اور پھر ان کی دیکھ بھال اور پرورش میں ملکہ نے کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔

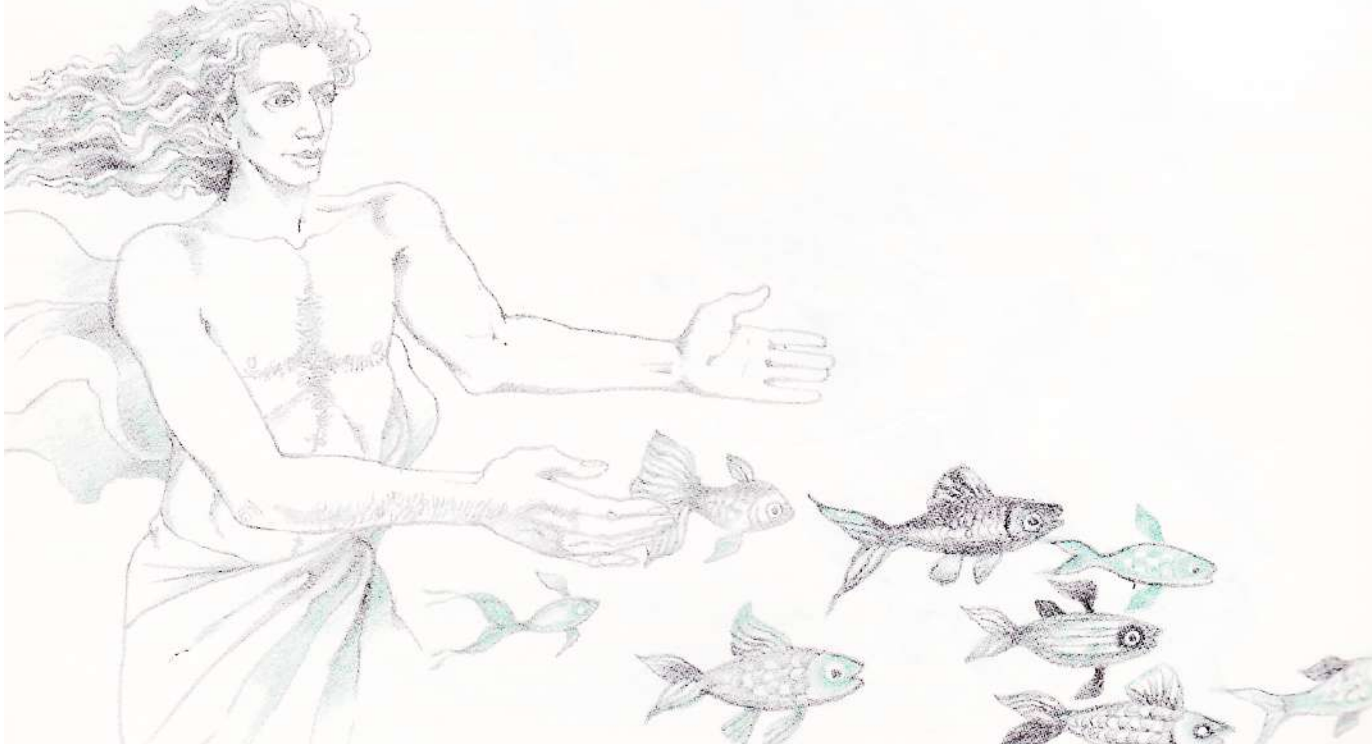


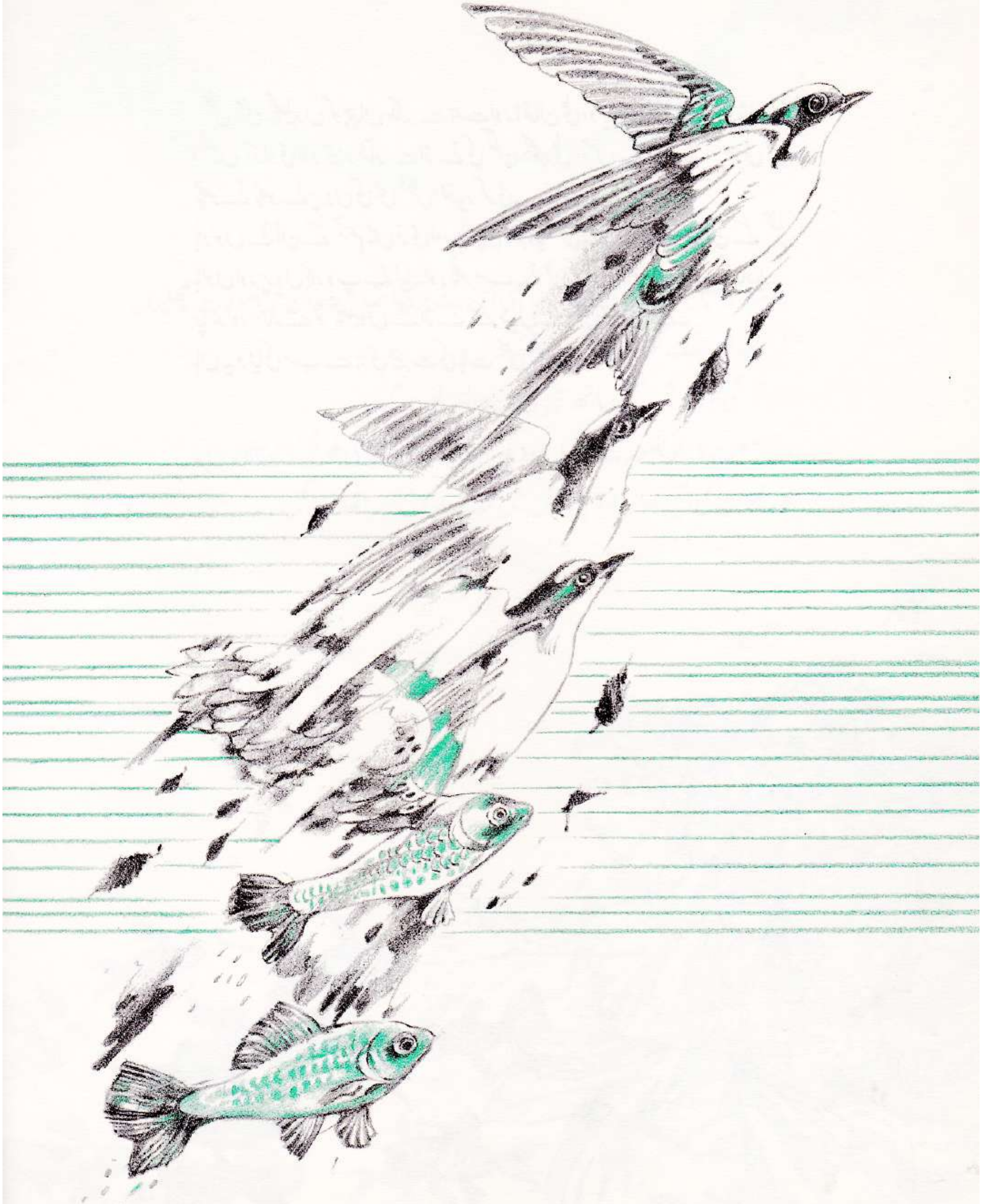
ننھی منی مچھلیوں کو جہاں ملکہ سے ہمت اور اٹھان ملی، وہیں ہواؤں کے بادشاہ سے انھیں آزادی اور تیز رفتار سے اڑنے کی لگن بھی ملی، جس نے اُن کے جسموں میں چھوٹے چھوٹے پروں کی سی شکل اختیار کرلی۔

بادلوں نے اُن کے جسم میں نرمی اور ہلکاپن بھر دیا جس نے آہستہ آہستہ اُن کے مخملی بالوں اور پروں کا روپ لے لیا۔ اور پھر سب نے مل کر ان مچھلیوں کو اڑنا سکھادیا۔

چاند اور ستارے تو مچھلیوں کے اڑنے کے خیال سے بھی حیران تھے۔

ہاں یہ دنیا کی سب سے بڑی حیرت کی بات بھی تھی۔





جب ان ننھی منی جانوں نے پہلی بار اڑنا شروع کیا ہے اُس وقت کا منظر لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

اور پھر بادشاہ بڑے فخر سے انھیں اپنے سینے پر رکھ کر چلا اور سب سے پہلے انھیں سمندر کی ملکہ سے ملایا۔

ملکہ اپنی مچھلیوں کے چھوٹے چھوٹے 'پنکھوں' کو مضبوط پروں میں بدلا ہوا دیکھ کر خوشی سے کھل اٹھی۔

"ارے یہ تو سچ مچ بہت شان دار اور صحت مند مچھلیاں بن گئی ہیں"!

"مچھلیاں!" ہواؤں کے بادشاہ نے فخریہ مسکراہٹ کے ساتھ دہرایا، "ہاں۔ کبھی تھیں یہ مچھلیاں۔" !مگر اب ان کے بازوؤں میں میری تیز رفتاری بھری ہوئی ہے۔ اور ہاں! ان کا یہ چہچہانا جو آپ سُن رہی ہیں، یہ بھی میرے جھونکوں کی تیز سیٹیاں ہیں۔ ان کے پر بادلوں کی طرح نرم ہیں۔ اور سب سے بڑی بات یہ ملکۂ عالی!............ کہ آپ کی طرح .... یہ بھی خوبصورت ہیں۔"!

یہ کہہ کر بادشاہ نے ایک پرواز بھری اور اپنے خوبصورت پرندوں کو چاند ستاروں اور پیڑوں سے ملانے آگے لے اڑا۔

دنیا کی ہر چیز نے ان کا بڑے جوش کے ساتھ استقبال کیا۔
اور پیڑوں نے تو انھیں رہنے اور ٹھہرنے کے لیے اپنا سب کچھ دے دیا۔

اور بس پہلی بار آسمان کی خاموش اور سنسان فضاؤں میں پرندوں کی چہچہاہٹ کے سریلے گیتوں سے ایک نئی زندگی اور چہل پہل نظر آنے لگی۔

آہستہ آہستہ ساری دنیا نے چہچہانا شروع کر دیا ....

ہاں۔ یہی ہماری زمین پر سب سے پہلی چہچہاہٹ تھی۔

جب سے آج تک۔ یہ چڑیاں ابھرتے اور ڈوبتے سورج، اور زمین پر کبھی نہ ختم ہونے والی زندگی کے میٹھے میٹھے گیت سناتی رہتی ہیں۔



پہلا انگریزی ایڈیشن : 1992

پہلا اُردو ایڈیشن : مارچ 1999

تعداد اشاعت : 3000

قیمت : 12.00 روپے

This Urdu edition is published by the National Council for Promotion of Urdu Language, M/o Human Resource Development, Department of Education, Govt. of India West Block-I, R.K. Puram, New Delhi, by special arrangement with Children's Book Trust and Bachchon Ka Adabi Trust, New Delhi and printed at Indraprastha Press (CBT), New Delhi.

